بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

تعلقات بنانے کے لئے بھی ایسے لوگوں کو چننا چاہئے جن کی دینی حالت اچھی ہو جو نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی کرنے والے ہوں اور پابند ہوں۔ اس حوالے سے خاص طور پر میں ربوہ اور قادیان کے احمدیوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں جہاں تھوڑی سی جگہ پر احمدیوں کی بڑی تعداد ہے۔ اسی طرح مساجد بھی تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ہیں وہاں کہ مسجدوں کو آباد کریں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 04۔مارچ 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ کچھ عرصہ میں بعض جمعوں کے خطبات میں میں نے بعض کہاوتیں حکایتیں یا بعض کہانیاں جو سبق آموز ہیں جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حوالے سے بیان فرمائیں، بیان کیں۔ آج جب میں نے ان حکایتوں کو چنا بیان کرنے کے لئے تو مجھے خیال آیا کہ پاک و ہند کی ان پرانی کہانیوں اور روایتوں میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں ان روایتوں کا آج تک جاری رہنا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل سے ہی ہے۔ اگر جماعت کے لٹریچر میں یہ نہ ہوتیں تو کبھی کی یہ کہیں دفن ہو چکی ہوتیں اور اس جدید زمانے میں ان کو کوئی جانتا بھی نہ۔ یہ صرف کہانیاں ہی نہیں بلکہ بعض حقیقی واقعات بھی ہیں نصائح بھی فرمائی ہوئی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے۔ بعض جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعض باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں جو بظاہر تو لطیفے ہیں لیکن ان لطیفوں میں سے بھی اصلاح کا پہلو ہمارے سامنے آپ پیش فرما دیتے ہیں۔ ایسا ہی بظاہر ایک لطیفہ ہے جو پیش کرتا ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک مالن کی مثال بیان فرمایا کرتے تھے۔ فرماتے کہ اس کی دولڑکیاں تھیں ایک کمہاروں کے گھر بیاہی ہوئی تھی دوسری مالیوں کے ہاں۔ جب کبھی بادل آتا تو وہ عورت دیوانہ وار گھبرائی ہوئی پھرتی تھی۔ لوگ کہتے تھے کیا ہو گیا؟ وہ کہتیں کہ ایک بیٹی نہیں میری رہی۔ کیوں؟ کہ اگر بارش ہو گئی تو جو کمہاروں کے ہاں بیاہی ہوئی ہے وہ نہیں رہی ان کا کاروبار ختم ہو جائے گا۔ اور اگر بارش نہ ہوئی تو جو مالیوں کے گھر ہے وہ نہیں رہے گی کیونکہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے ان کی سبزیاں وغیرہ نہیں اگیں گی۔ تو یہ مثال دے کر بظاہر تو یہ ہلکی پھلکی بات ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مثال اس ضمن میں بیان فرمائی کہ قادیان کے دو آدمیوں کا آپس میں اختلاف ہو گیا۔ دوستوں نے سمجھایا لیکن دونوں نے یہی کہا کہ نہیں ہم نے انگریزی عدالت میں جانا ہے وہیں سے فیصلہ کروانا ہے اور ایک دوسرے پر سرکاری عدالت میں نالش کر دی۔ جب مقدمے کی پیشی ہوتی تو وہ خود یا ان کا کوئی نمائندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کے لئے کہنے آ جاتا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تھے کہ دونوں میرے مرید ہیں اور ان سے تعلق بھی ہے کس کے لئے دعا کروں کہ وہ ہارے اور وہ جیتے۔ میں تو یہی دعا کرتا ہوں کہ جو سچا ہے وہ جیت جائے۔ یہ جائز تو ہے انصاف کے لئے عدالت میں انسان جائے لیکن اگر آپس میں فیصلے دوستوں کے ذریعہ ہو سکتے ہوں ثالثی فیصلے ہو سکتے ہوں مل بیٹھ کے ہو سکتے ہوں تو عدالتوں میں بھی جانا نہیں چاہئے اور پھر ڈھٹائی بھی نہیں دکھانی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس نمونے کو پسند نہیں فرمایا تھا۔ پس ضد جو ہے یہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے اس لئے اس ضد سے بھی بچنا چاہئے اور پھر دعا کے لئے کہہ کے امام کو بھی مشکل سے بچانا چاہئے کیونکہ اگر دونوں ہی فریق احمدی ہوں تو کس کے لئے دعا کرے اور کس کے لئے نہ کرے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ایک حکم کی طرف ایک بات کی طرف ہمیں توجہ دلائی اور وہ یہ کہ والدین کا عزت و احترام کرنا چاہئے۔ سوائے دین کے معاملے کے خدا تعالیٰ کے

حکموں کے معاملے کے والدین کی اطاعت کرنی چاہیئے ان کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔ جب دین کا معاملہ آئے تو بیشک یہ کہا جاسکتا ہے کہ میں احترام تو آپ کا کرتا ہوں لیکن کیونکہ خدا تعالیٰ کا معاملہ ہے اس لئے یہ بات ماننا میرے لئے مشکل ہے میری مجبوری ہے۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے اور ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کرے لیکن بہت سے نوجوان ایسے ہیں جو اپنے ماں باپ کا مناسب احترام نہیں کرتے اور نہ ان کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں بلکہ اولاد میں سے اگر کسی کو اچھا عہدہ مل جائے تو وہ اپنے غریب والدین سے ملنے میں بھی شرم محسوس کرتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت مصلح موعود یہ مضمون بیان فرما رہے تھے کہ لوگ بعض علماء یا مقررین کی تقریر صرف وقتی حظ اٹھانے کے لئے عادتاً سنتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس بارے میں یہی فرمایا ہوا ہے کہ مجلسوں میں صرف اس لئے نہ آؤ کہ فلاں مقرر اچھا ہے اس کی تقریر سننی ہے بلکہ یہ دیکھو کہ اس مجلس میں کیا ذکر ہو رہا ہے اور اس سے کیا فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔تو بہر حال بعض لوگ نہ مقرر کی گہرائی کو سمجھ رہے ہوتے ہیں بات کی گہرائی کو نہ تقریر کو سمجھ رہے ہوتے ہیں نہ اس کا مقصد ان کو سمجھ آ رہا ہوتا ہے صرف وقتی حظ کے لئے بیٹھے ہوتے ہیں۔اسی طرح بعض مقررین بھی صرف عارضی جذباتی کیفیت پیدا کرنے کے لئے بڑی زوردار تقریر کرتے ہیں یا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بڑی مختلف آوازیں نکالتے ہیں رقت بھی طاری کرنے کی کوشش کرتے ہیں بناوٹی قسم کی۔ تو ایسے ہی ایک خطیب کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک خطیب کا ذکر سناتے تھے کہ وہ لیکچر کے لئے کھڑا ہوا اور اس کا مضمون بڑا رقت والا تھا۔ایک شخص آیا اور کھڑا ہو گیا۔زمیندار آدمی تھا ہاتھ میں اس کے ترنگڑی تھی۔ جتنے لوگ وہاں بیٹھے تھے ان پر تو اس تقریر کا اثر نہ ہوا لیکن وہ زمیندار تھوڑی ہی دیر بعد رونے لگ گیا۔تو تقریر کرنے والا واعظ نے خیال کیا کہ یہ میرے وعظ سے متاثر ہو گیا۔ پھر اس نے لوگوں کو بتانے کے لئے کہ دیکھو کتنا اثر ہوا ہے اس پہ اس سے پوچھا کہ تم پر میاں کس بات نے تم پہ اثر کیا ہے کہ تم رو پڑے ہو۔وہ کہنے لگا کہ کل اسی طرح میری بھینس کا بچہ اڑا اڑا کر مر گیا تھا تو جب میں نے آپ کی آواز سنی تو وہ یاد آ گیا اور میں رو پڑا تو خطیب بیچارے کو جو غلط فہمی ہو گئی تھی اپنے خطاب کی کہ میری شاید رقت بھری تقریر جو ہے یہ سن کے یہ رو پڑا ہے تو وہ اس کی ریاء نے اس کی بناوٹ نے فوراً دور کر دی۔ ہمارے خلاف جو مولوی بولتے ہیں اگر ان کی تقریریں سنیں کبھی تو بالکل اسی طرح آوازیں آ رہی ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر احسان ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق ملی ورنہ اسلام کے نام پر پیروں نے بھی جو دوکانداریاں چمکائی ہوئی ہیں ہم بھی شاید انہی کا حصہ ہوتے۔ پس قرآن کریم پر غور اور تدبر کرنا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفاسیر پڑھنی چاہئیں پھر حضرت مصلح موعود نے بھی تفسیریں لکھی ہیں وہ پڑھنی چاہئیں خلفاء کی وضاحتیں ہیں بعض آیتوں پہ تفسیر ہے ان کو دیکھنا چاہیئے۔خود غور کرنا چاہیئے اور قرآن کریم سے ہی علم و معرفت کے نکتے تلاش کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔

بعض لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ ہم نے علم حاصل کر لیا اور یہ بہت ہے اور کسی چیز کی ہمیں ضرورت نہیں کسی تجربے کی ہمیں ضرورت نہیں کسی دوسرے سے مشورہ لینے کی ہمیں ضرورت نہیں لیکن یہ ضروری ہے یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ علم کے ساتھ تجربے کی ضرورت ہوتی ہے۔اگر کوئی شخص محض کتاب پڑھ کر طبیب بننا چاہے تو بہت مشکل ہے بڑا محال ہے۔ضرورت ہے مثلاً طب کی کتب ہیں ان کے پڑھنے کے ساتھ لائق طبیب کے سامنے مریضوں کی تشخیص اور علاج کیا ہو۔اگر ایک طبیب ہے جب کتب پڑھ لے تو پھر کسی ماہر کے سامنے مریضوں کو تشخیص اور علاج بھی کرتا ہو۔اسی لئے ڈاکٹروں کو جب پڑھایا جاتا ہے کالجوں میں تو ان کے ساتھ ساتھ ان کے پریکٹیکل بھی ہو رہے ہوتے ہیں ماہر ڈاکٹروں کے ساتھ۔ اگر یہ نہ ہو تو تجربہ حاصل نہیں ہوتا اور کچھ سیکھ نہیں سکتا انسان لیکن اس کے بعد بھی تجربات ضروری ہوتے ہیں صرف یہی نہیں کہ پڑھائی کے دوران تجربہ حاصل کر لیا۔

بہر حال تو کسی طبیب کو بھی اس کا طب کا علم تبھی کامل ہوگا جب وہ عمل بھی کرے گا ساتھ بغیر عمل کے علم مفید نہیں ہوتا۔ ایک احمدی ہو کر ایمان کی ایسی صورت میں حفاظت ہو سکتی ہے جب نظام جماعت اور خلافت سے مضبوط تعلق ہو اور باقاعدہ تعلق ہو اور اس تعلق کے لئے ان ذرائع کا استعمال کرنے کی ضرورت ہے جن سے دور بیٹھ کر بھی وہ تعلق قائم رہے۔ حضرت مصلح موعود اس بات کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ جماعتی معاملات میں افراد کبھی ترقی نہیں کر سکتے بلکہ کبھی زندہ نہیں رہ سکتے جب تک ان کا جڑ سے تعلق نہ ہو اور اس زمانے میں یہ تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ اخبارات ہیں انسان کسی جگہ بھی بیٹھا ہوا ہو اگر اسے سلسلے کے اخبارات پہنچتے رہیں تو ایسا ہی ہوتا ہے جیسا پاس بیٹھا ہے۔

اس زمانے میں تو اور بھی آسانی ہے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرما دی ہمارے لئے۔ ایک تو اپنی تربیت اور خلافت سے مضبوط تعلق کے لئے ہر احمدی کو ایم۔ٹی۔اے سننے کی ضرورت ہے اس کی عادت ڈالنی چاہئے دوسرے تبلیغ کے لئے جو ایم۔ٹی۔اے اور ویب سائٹ پر وگرام ہیں وہ بھی دوسروں کو بتانے چاہئیں اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھ کے بعض دفعہ موقع ملتا ہے دیکھنے چاہئیں دوستوں کو ان کا تعارف کروانا چاہئے۔ بہت سارے خط مجھے ابھی بھی آتے ہیں کہ جب سے ہم نے ایم۔ٹی۔اے پر کم از کم خطبات ہی باقاعدہ سننے شروع کئے ہیں ہمارا جماعت سے مضبوط تعلق ہو رہا ہے ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہو رہی ہے۔ پس آجکل ایم۔ٹی۔اے اور اسی طرح alislam کی ویب سائٹ جو ہے یہ جماعت کی ویب سائٹ یہ بڑا اچھا ذریعہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تبلیغ کو بھی پہنچانے کا ذریعہ ہیں اور ہر احمدی کی تربیت اور خلافت سے جوڑنے اور جماعت سے جوڑنے کا بھی ذریعہ ہیں۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس کے ساتھ جڑنے کی کوشش کریں۔

بعض لوگ سوچ تو یہ رکھتے ہیں کہ ان کی اصلاح ہو اور اسلامی احکامات کی پابندی کرنے والے ہیں خاص طور پر نمازوں کے بارے میں یہ خواہش رکھتے ہیں کہ باقاعدہ نماز پڑھنے والے ہوں لیکن پھر ایسے لوگوں کی صحبت میں چلے جاتے ہیں جو سست ہیں اور نتیجۃً خود یہ لوگ بھی سست ہو جاتے ہیں باوجود خواہش کے۔ یہ اثر لاشعوری طور پر پڑ رہا ہوتا ہے۔ پس تعلقات بنانے کے لئے بھی ایسے لوگوں کو چننا چاہئے جن کی دینی حالت اچھی ہو جو نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی کرنے والے ہوں اور پابند ہوں۔ اس حوالے سے خاص طور پر میں ربوہ اور قادیان کے احمدیوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں جہاں تھوڑی سی جگہ پر احمدیوں کی بڑی تعداد ہے۔ اسی طرح مساجد بھی تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ہیں وہاں کہ مسجدوں کو آباد کریں۔ اسی طرح بہت سے ایسے لوگ جو جماعت کے نظام کے بارے میں غلط خیالات رکھتے ہیں ان سے بھی بچنے کی کوشش کریں۔

پس عمومی طور پر ہر جگہ ہی ہر احمدی کو سست لوگوں سے مناسبت رکھنے کی بجائے چست لوگوں سے active لوگوں سے جماعت کے فعال لوگوں سے مناسبت رکھنی چاہئے ان سے تعلق رکھنا چاہئے اور جب یہ مناسبت قائم ہو جائے اور چست لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا تو سست بھی پھر چست ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مجلس میں ایک دفعہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ میں معجزہ دیکھنا چاہتا ہوں اگر مجھے فلاں معجزہ دکھا دیا جائے تو میں آپ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اسے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ مداری نہیں وہ کوئی تماشا نہیں دکھاتا بلکہ اس کا ہر کام حکمت سے پُر ہوتا ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ جو معجزے پہلے دکھائے گئے تھے ان سے آپ نے کیا فائدہ اٹھایا ہے کہ آپ کے لئے اب نیا کوئی معجزہ دکھایا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ ان بیہودہ مطالبوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا اور نہ اس کے انبیاء دیتے ہیں۔ بے شمار نشانات ہیں اگر ماننا ہو تو نیک فطرتوں کے لئے وہی کافی ہوتے ہیں۔

جب دنیوی کام بے نتیجہ نہیں ہوتے تو کس طرح سمجھ لیا جائے کہ اخلاقی اور روحانی کام بغیر نتیجہ کے ہو سکتے ہیں۔ پس جہاں تک محنت اور کوشش کا سوال ہے

نتائج ہمارے ہی اختیار میں ہیں اور اگر نتیجہ اچھا نہیں نکلتا تو سمجھ لو کہ ہمارے کام میں کوئی غلطی رہ گئی ہے۔ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہر کام کے نتائج کسی معین صورت میں ہمارے سامنے آسکیں اور جب تک یہ نتائج سامنے نہ آئیں ہمیں آرام سے نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہم نے بڑی عبادت کی بڑی دعائیں کیں ہمیں ہمارے مقصد نہیں حاصل ہوسکے دعائیں نہیں ہماری قبول ہوئیں تو ان کو بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ یا تو جس حد تک جانا چاہیئے وہاں تک نہیں پہنچے یا پھر منزل تو مقرر کر لی انہوں نے لیکن راستہ غلط لے لیا۔ پس اس پر ایک دعا کرنے والے کو غور کرنا چاہیئے کہ راستہ بھی صحیح ہو اور جو جتنی محنت چاہیئے وہ بھی ضروری ہے۔ پس روحانیت کے حصول اور خدا تعالیٰ کے قرب اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے بھی اپنے طریق کو دیکھنے کی ضرورت ہے اپنی اصلاح کی ضرورت ہے اور اس کے جائزے کی ضرورت ہے۔ کس طرح اصلاح کر رہے ہیں اپنے نفس کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے۔ اپنی عبادتوں کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے ہر قسم کے اعمال کو دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کس قسم کے ہمارے اعمال ہیں۔ اپنی سوچوں اور عقل کی درستی کی ضرورت ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے کہا کہ میں اپنے بندوں کے قریب ہوں اور ان کی دعائیں سنتا ہوں اور پھر وہ اگر قریب نہیں آتا دعائیں نہیں سنی جاتیں تو کہیں نہ کہیں کسی جگہ ہماری کوششوں اور حالتوں میں کمی ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ گداگر دو قسم کے ہوتے ہیں ایک نر گدا اور ایک دوسرا خر گدا۔ نر گدا وہ ہوتا ہے جو کسی کے دروازے پر کر آواز دیتا ہے کہ کچھ دو اگر کسی نے کچھ ڈال دیا تو لے لیا نہیں تو دو تین آوازیں دے کر آگے چلے گئے۔ مگر خر گدا وہ ہوتا ہے کہ جب تک نہ ملے ٹلتا نہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ دعا کی قبولیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان خر گدا بنے اور مانگتا چلا جائے اور خدا کے حضور دھونی رما کر بیٹھ جائے اور ٹلے نہیں جب تک کہ خدا کا فعل یہ ثابت نہ کر دے کہ اب اس کے متعلق دعا نہ کی جائے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ کبھی تدبیر کو بھی نہیں چھوڑنا۔ تدبیر بھی دعا کے ساتھ ضروری ہے۔ تدبیر اور دعا مستقل مزاجی سے کرتے رہنا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچتا ہے۔ تدبیر کا دعا کے ساتھ ہونا بھی بہت ضروری ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تھے کہ تدبیر کا دعا کے ساتھ نہ ہونا بالکل غلط چیز ہے اور ایسے شخص کی دعا اس کے منہ پر ماری جاتی ہے جو صرف دعا کرتا ہو اور تدبیر نہ کرتا ہو جو تدبیر اور دعا کو ساتھ نہیں رکھتا اس کی دعا نہیں سنی جاتی کیونکہ دعا کے ساتھ تدبیر کا نہ کرنا خدا تعالیٰ کے قانون کو توڑنا اور اس کا امتحان لینا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ بندے اس کا امتحان لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مستقل مزاجی سے اور اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بناتے ہوئے اور تمام ظاہری پہلو اپناتے ہوئے دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم قمر الضیاء صاحب ابن مکرم محمد علی صاحب ساکن کوٹ عبد الما لک پاکستان کا ذکر خیر فرمایا جنکو یکم مارچ 2016 کو مخالفین نے شہید کر دیا تھا۔ حضور انور نے مرحوم کے اوصاف حمیدہ اور خدمات کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے نماز جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا

......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 4th March 2016

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB